Date: 21/12/25 BATCH: 87

س: روزہ کیا ہے؟ اس کے معنی، اور اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

ج:

خاکہ

1- تمہید
↓
2- لغوی و اصطلاحی مفہوم
↓
3- تاریخی پس منظر و فرضیت
↓
4- نظامِ صوم کے فقہی ضوابط
↓
5- طریقِ ادا اور احتیاطی تدابیر
↓
6- مراتبِ صوم
↓
7- فلسفہ و انفرادی ثمرات
↓
8- اجتماعی و تمدنی ثمرات
↓
9- حاصلِ کلام

Lala

Date:

تمہید

روح کا انقلاب:

اسلامی عبادات میں روزہ ایک ایسی مخفی عبادت ہے جس کا مقصد انسان کو **حیوانی جبلتوں** کی قید خانے سے نکال کر **ملکوتی صفات** سے آراستہ کرنا ہے۔ یہ صرف پیٹ کی بھوک نہیں بلکہ انسانی انا کو اللہ کی حاکمیت کے سامنے سرنگوں کرنے کی ایک **سالانہ مشق** ہے۔ **شاہ ولی اللہ دہلوی** کے مطابق، **روزہ انسانی بہیمیت کو دبانے اور روحانیت کو جلا بخشنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔**

لغوی و اصطلاحی مفہوم

روزہ کے لغوی معنی: 'صوم' کے جو عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں **'رک جانا' یا 'کنارہ کشی'** کرلینا۔

اصطلاحی معنی: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنا۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> **"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"**
> **(صحیح بخاری)**

تاریخی پس منظر اور فرضیت

روزہ ایک عالمگیر عبادت ہے جو ہر دور کے انبیاء

Lala

Date:

کی تعلیمات کا حصہ رہی ہے۔ امت محمدی پر روزہ 2 ہجری شعبان المعظم میں فرض کیا گیا۔ قرآن پاک میں ارشاد کیا گیا ہے:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"
(سورۃ البقرہ: 183)

نظامِ صوم کے فقہی ضوابط اور اہلیت

روزے کی قبولیت اور وجوب کیلئے شریعت نے چند بنیادی ستون اور شرائط طے کی ہیں:

ارکان روزہ: اس کے دو ارکان ہیں: ایک **نیت** (ارادہ) اور دوسرا **امساک** (رک جانا)۔

شرائط وجوب: روزہ صرف اس پر فرض ہے جو **مسلمان** ہو، **عاقل** ہو، **بالغ** ہو اور **روزہ رکھنے** کی **جسمانی قوت** (صحت و **اقامت**) رکھتا ہو۔

طریق ادا: سحری کھانا سنت اور برکت ہے، جبکہ افطار میں جلدی کرنا پسندیدہ عمل ہے۔

احتیاطی تدابیر

روزے کی قانونی اور معنوی حیثیت کو بچانے کیلئے درج ذیل احتیاط ضروری ہے:

مفسدات: جان بوجھ کر کچھ **کھانا پینا**، **جماع** کرنا یا ایسی **دوا** لینا جو پیٹ یا دماغ تک پہنچ جائے، روزے کو **باطل** کر دیتا ہے۔ بلا شرعی عذر روزہ توڑ دیا جائے تو اس کی قضا مسلسل **60 روزے** رکھنا ہے اور قدرت نہ ہونے کی صورت میں **60 مسکینوں** کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔

Date:

معنوی احتیاط: جھوٹ، غیبت اور لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی **روح** کو ختم کر دیتا ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

> **جس نے جھوٹ بولنا نہ چھوڑا، اللہ کو اس کے بھوکا رہنے کی حاجت نہیں۔**
> **(صحیح بخاری)**

مراتبِ صوم

امام غزالیؒ "احیاء العلوم" میں روزے کے تین درجے بیان کرتے ہیں:

- **عوام کا روزہ:** صرف پیٹ اور شرمگاہ کو خواہش سے روکنا۔
- **خواص کا روزہ:** تمام اعضاء (آنکھ، کان، زبان) کو گناہ سے بچانا۔
- **اخص الخواص کا روزہ:** دل کو اللہ کے سوا تمام خیالات سے پاک کر لینا۔

فلسفہ و انفرادی ثمرات: کردار سازی

روزہ فرد کے اندر ایک ایسا "**اندرونی نگران**" پیدا کر دیتا ہے جو اسے تنہائی میں بھی گناہ سے روکتا ہے۔ یہ ضبط اور **ضبطِ نفس** کی بہترین تربیت ہے۔ بقول اقبالؒ:

> **فطرتِ انسان کو بیدار کرتا ہے یہ ماہِ صیام**
> **سوئے ہوئے ضمیر کو پکارتا ہے یہ ماہِ صیام**

Lala

Date:

اجتماعی و تمدنی ثمرات

سماجی ہمدردی اور معاشی عدل روزہ امت مسلمہ کے سماجی ڈھانچے میں درج ذیل بنیادی تبدیلیاں لاتا ہے۔

طبقاتی خلیج کا خاتمہ: روزہ امراء کو بھوک کا عملی تجربہ کروا کر محروم طبقے کے دکھ کا ادراک عطا کرتا ہے یہ **حقوق العباد** کی فکری بنیاد فراہم کرتا ہے جس سے معاشرے میں **ہمدردی** کا جذبہ جنم لیتا ہے۔ رمضان میں **زکوٰۃ، صدقہ فطر** اور دیگر **عطیات** کی بڑے پیمانے پر ادائیگی دولت کو چند ہاتھوں میں منجمد ہونے سے روکتی ہے اور اسے نچلے طبقے تک منتقل کرتی ہے۔ خورشید احمد کے مطابق

> "اسلامی نظام صوم دولت کے ارتکاز کے خلاف ایک مؤثر سماجی ڈھال فراہم کرتا ہے جس سے معاشی توازن قائم ہوتا ہے۔
>
> (خورشید احمد)

دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک ہی وقت میں سحر و افطار کرنا **اتحاد امت** اور **وحدت فکر و عمل** کی بلند ترین مثال پیش کرتا ہے۔ **محمد قطب** کے بقول **روزہ مسلمانوں کو ایک عالمی برادری** کے نظم و ضبط میں منسلک کر دیتا ہے، **جہاں ان کے احساسات سانجھے ہو جاتے ہیں۔** مختصراً روزہ ایک ایسا **سوشل کنٹریکٹ** ہے جو امت کو نظم و ضبط، ایثار اور معاشی انصاف کا پابند بناتا ہے۔

حاصل کلام

(روزہ) "پیغمبر کامل ﷺ کی اتباع اور تقویٰ کا جوہر روزے

Date:

روزے نے ہمیں یہ ایک ماہ کا تربیتی نصاب دیا۔ دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ مومن کا اصل مقصد پیٹ کی آگ بجھانا نہیں بلکہ **اللہ کے رنگ میں رنگ** جانا ہے۔ روزہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اگر انسان اللہ کے حکم پر حلال پانی کا ایک قطرہ حلق سے نیچے نہیں اتارتا تو وہ بقیہ گیارہ ماہ حرام کا لقمہ اور ظلم کا راستہ کیسے اپنا سکتا ہے؟ اگر روزہ رکھنے کے بعد بھی ہمارے ہاتھ اور زبان سے دوسرا انسان محفوظ نہیں، تو وہ روزہ نہیں محض ایک فاقہ ہے۔ روزے کا حاصل وہ "**تقویٰ**" ہے جو ہمیں معاشرے کیلئے نفع بخش بناتا ہے۔ روزے کی روح اس وقت تک بیدار نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنی زندگی کو **پیغمبر کامل**ؐ کے بتائے ہوئے اسلوب زندگی میں نہیں ڈھال لیتے۔ روزہ دراصل بندے کو **عبدیت** کے اس مقام پر لے جاتا ہے جہاں اس کی اپنی مرضی **مرضی الٰہی** میں فنا ہو جاتی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کے مطابق **روزہ انسان کے اندر کی حیوانیت** کو مٹا کر اسے فرشتوں کی صفت عطا کرتا ہے، تاکہ وہ زمین پر اللہ کا سچا نائب بن سکے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "**کشف المحجوب**" میں روزے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "بھوکا رہنا **تو محض ایک رسم ہے**، اصل روزہ تو یہ ہے کہ **انسان اپنے تمام اعضاء اور خیالات کو اللہ** کے غیر سے روک لے۔"
>
> (حضرت داتا گنج بخش: **کشف المحجوب**)

یہ سارا کچھ یہ ثابت کرتا ہے کہ جب تک ہمارا کردار نہیں بدلتا، ہمارا روزہ صرف ایک عادت ہے۔ روزہ ہمیں **تقویٰ** کی منزل تک لے جاتا ہے جہاں ہمارا ہر قول و فعل اللہ کیلئے ہو جاتا ہے اور انسان رب کا سچا **نائب بن** کر ابھرتا ہے۔ اگر ہم اس کی روح کو پا لیں تو یہی عمل اللہ کے فضل سے ہمیں **باب الریان** کے ذریعے ابدی کامیابی اور جنت الفردوس کی نعمتوں میں داخلے کا مستحق بنا دے گا۔

Date:

س: حج کیا ہے؟ مناسک حج اور اہمیت پر روشنی ڈالیں

ج:

خاکہ

1- تمہید

2- لغوی و اصطلاحی مفہوم

3- حج کی اقسام

4- تاریخی پس منظر و فرضیت

5- ارکان و واجبات

6- فلسفہ حج

7- جنایات اور کفارہ

8- عمرانی و سیاسی ثمرات

9- انفرادی و اجتماعی ثمرات

10- حاصل کلام

Lala

Date:

تمہید

حج اسلام کا پانچواں ستون ہے اور ایک ایسی ہمہ گیر عبادت ہے جس میں بانی اور بدنی مشقتیں یکجا ہو جاتی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی "سالانہ فکری و مذہبی کانفرنس" ہے۔ جہاں رنگ، نسل، زبان اور جغرافیائی حدود مٹ جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسان اپنی 'انا' کے لباس کو اتار کر کفن نما 'احرام' میں اپنے رب کے حضور پیش ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی کائناتی عبادت ہے جہاں انسان اپنی ساری شناخت مٹا کر خالصتاً اللہ کا بندہ بن جاتا ہے۔ یہ عشق اور نظم و ضبط کا حسین امتزاج ہے۔ امام غزالیؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "حج دراصل اللہ کی بارگاہ میں حاضری کی وہ مشق ہے جو انسان کو موت اور اس کے بعد کی پیشی کیلئے تیار کرتی ہے"
> (احیاء العلوم)

لغوی و اصطلاحی مفہوم

عربی میں حج کے معنی **قصد کرنا یا ارادہ کرنا** کے ہیں۔
حج کے اصطلاحی معنی ہیں کہ **مخصوص ایام میں، مخصوص مقام** (کعبہ اور اس کے گرد و نواح) کی زیارت کیلئے **مخصوص افعال (مناسک)** ادا کرنا۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

Date:

"اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھے وہ اس کا حج کرے۔"
(سورۃ آل عمران: ۹۷)

حج کی اقسام

حج کی ادائیگی کے تین طریقے ہیں جن میں نیت اور مناسک کا فرق ہے:

۱۔ **حج افراد:** صرف حج کی نیت کرنا (عام طور پر اہل مکہ کیلئے ہے)۔

۲۔ **حج قِران:** حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا (**افضل ترین**)

۳۔ **حج تمتع:** پہلے عمرہ ادا کرکے احرام کھول دینا اور پھر **۸ ذوالحجہ** کو دوبارہ حج کا احرام باندھنا (آفاقی حاجیوں کیلئے آسان طریقہ)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا (قِران) اس کیلئے دوہرا اجر ہے۔"

تاریخی پس منظر اور فرضیت

حج کی جڑیں حضرت ابراہیمؑ کی قربانیوں میں پیوست ہیں تاہم امتِ محمدیؐ پر حج **۹ ہجری** میں فرض کیا گیا، اور رسولؐ نے **۱۰ ہجری** میں **حجۃ الوداع** ادا فرما کر اس کا عملی نمونہ پیش کیا۔ علامہ اقبالؒ اس تاریخی تسلسل کی اہمیت کو یوں بیان کرتے ہیں:

Lala

Date:

فطرت اسلام ہے ابراہیمؑ کی بنیاد پر
حج ہے اس ملت کا مرکز، جس کی ہستی مستعار

مناسکِ حج

فرائض: احرام باندھنا، ۹ ذوالحجہ کو وقوفِ عرفات (حج کا سب سے بڑا رکن) کرنا اور طوافِ زیارت کرنا۔
واجبات: صفا و مروہ کی سعی، مزدلفہ میں قیام، رمی جمار (کنکریاں مارنا) اور قربانی۔
فکری روح: احرام مساوات کا، عرفات حشر کا، اور سعی جفاکشی و توکل کا سبق دیتی ہے۔
حج کا ہر رکن ایک خاص فکری پیغام رکھتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے:

"حج عرفہ ہی ہے (یعنی عرفات کا قیام ہی حج کا اصل جوہر ہے)۔"
(سنن ترمذی)

فلسفۂ حج

حج کے مناسک دراصل ایک "مقدس علامتی ڈرامہ" ہیں جو مومن کی زندگی کے مقصد کو واضح کرتے ہیں:
۱۔ فلسفۂ احرام: احرام کا سفید سادہ لباس اس بات کی علامت ہے کہ اللہ کے حضور انسان کی حیثیت اس کے عہدے یا مال سے نہیں بلکہ اس کے **تقویٰ** سے ہے۔ یہ انسان کو موت کی یاد دلاتا ہے اور اسے دنیوی زیب و فکر سے آزاد کرکے **حقیقی بندگی** کے درجے پر فائز کرتا ہے۔

Lala

Date:

2- فلسفہ طواف: کعبے کے گرد گھومنا اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ مومن کی زندگی کا کوئی بھی عمل، فکر یا ارادہ اللہ کے گرد گھومنا چاہیے - جس طرح سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہیں، حاجی اللہ کے گرد گھوم کر یہ عہد کرتا ہے کہ میری زندگی کا محور و مرکز صرف تو ہی ہے۔

3- فلسفہ سعی: صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا حضرت ہاجرہؑ کی اس تڑپ کی یادگار ہے جو بتاتی ہے کہ اللہ پر توکل کا مطلب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا نہیں بلکہ اپنی آخری حد تک کوشش کرنا ہے پھر اللہ اس سعی کے صلے میں زمزم جیسے چشمے جاری کرتا ہے

4- فلسفہ عرفات: عرفات میں لاکھوں انسانوں کا ایک ہی رنگ میں جمع ہونا قیامت کے دن کی ریہرسل ہے۔ یہاں انسان اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور اپنی انا کو مٹا کر اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے۔

5 فلسفہ رمی: شیطان کو کنکریاں مارنا دراصل اپنے اندر کے ان شیطانی وسوسوں اور خواہشات کو پتھر مارنا ہے جو انسان کو صراطِ مستقیم سے ہٹکاتی ہیں۔ یہ اس عہد کی تجدید ہے کہ اب حاجی زندگی کے ہر موڑ پر باطل کا مقابلہ کرے گا۔

مولانا روم " کے مطابق:

> "حقیقی حاجی وہ ہے جو مٹی کے پتھروں کو مارنے سے پہلے اپنے اندر کے شیطانی وسوسوں کو سنگسار کرتا ہے۔"

جنایات اور کفارہ

اگر احرام کی حالت میں کوئی ممنوعہ فعل سرزد ہو جائے تو اسے **جنایت** کہتے ہیں جس کا ازالہ درج ذیل ہے:

- **دم (قربانی):** اگر کوئی شخص احرام میں سلا ہوا کپڑا پہنے خوشبو لگائے یا سر ڈھانپے (مرد کیلئے) تو اس پر ایک **بکری** ذبح

Lala

Date:

کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ چھوٹی غلطیوں (مثلاً چند بال کٹوانا) پر صدقہ لازم ہے۔ اگر مجبوری کی وجہ سے کوئی پابندی ٹوٹی ہو تو روزہ، صدقہ یا قربانی میں سے ایک اختیار دیا جاتا ہے۔

حج کے اختتام پر سر منڈوانا (حلق) یا بال کٹوانا (قصر) دراصل اپنی انا اور تکبر کو اللہ کے حضور قربان کرنے کی علامت ہے۔ یہ اس بات کا عہد ہے کہ اب حاجی کی زندگی اپنی مرضی کے بجائے اللہ کے احکامات کے تابع ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ دے روزوں سے، صدقہ سے یا قربانی سے۔"
(سورۃ البقرہ: 196)

7۔ عمرانی و سیاسی ثمرات

امت واحدہ کا عملی نمونہ: حج **نسل پرستی** اور **قومیت پرستی** کے بتوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ یہ امت کی سیاسی طاقت کا مظہر ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جہاں حج ایک عالمی طاقت اور سماجی انقلاب کے طور پر ابھرتا ہے۔ حج معاشرے سے رنگ، نسل اور زبان کے بتوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی سوسائٹی بناتا ہے جہاں معیار صرف **تقویٰ** ہے۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی سفید فام کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"
(مسند احمد)

حج مسلمانوں کو ایک عالمی سیاسی اکائی کے طور پر پیش کرتا ہے

Date:

اور کعبہ کو امت کا سیاسی محور بناتا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے مطابق:

"حج تمام روئے زمین کے مسلمانوں کیلئے ایک ایسی مرکزی پارلیمنٹ ہے جہاں وہ اپنے عالمی سیاسی و تمدنی مسائل پر غور و فکر کر سکتے ہیں۔"
(حجۃ اللہ البالغہ)

انفرادی و اجتماعی ثمرات

حج بندے کا اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنے اور مسلمانوں کے مابین عمومی نظم و ضبط پیدا کرنے کا نام ہے۔ حج کی مشقت انسان کے اندر برداشت اور شکر کا مادہ پیدا کرتی ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ:
حج کی صعوبتیں دراصل نفس کو ذلیل کر کے روح کو پاکیزگی عطا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ لاکھوں کا مجمع جب ایک ہی لباس اور ایک ہی امام کی پکار پر حرکت کرتا ہے، تو امت میں حیرت انگیز ڈسپلن پیدا ہوتا ہے صحیح مسلم کی حدیث ہے:

"تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن (حج) کی حرمت ہے۔"
(صحیح مسلم)

یہ سماجی امن کی بنیاد ہے۔

حاصل کلام

حج محض مناسک کی ادائیگی یا فقیہانہ موشگافیوں کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا تربیتی کورس ہے جو فرد کو **تزکیہ** اور امت کو **وحدت** عطا کرتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع نے حج کو ایک ایسی عالمی تحریک میں بدل دیا جہاں ہر حاجی اپنے گھر اس عہد کے ساتھ

لوٹتا ہے کہ وہ معاشرے میں عدل، مساوات اور حق کا علمبردار بنے گا۔ جس طرح اس عظیم خطبے کے اختتام پر اللہ نے دین کی تکمیل کی نوید سناتے ہوئے فرمایا کہ **"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ سورۃ المائدہ 5:3"** اسی طرح ایک سچا حاجی بھی جب تمام شرعی حدود، جنایات کے کفارے اور قلبی حضوری کے ساتھ لوٹتا ہے، تو وہ اللہ کے فضل سے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا ہو۔ آپ کا ارشاد ہے:

> **حج مبرور (مقبول حج) کا بدلہ جنت** کے سوا کچھ نہیں۔
>
> **(صحیح بخاری)**

حج کا اختتام اس عہد پر ہوتا ہے کہ حاجی اپنی سابقہ زندگی کے گناہوں سے پاک ہو کر ایک نئی پاکیزہ زندگی کا آغاز کرے۔ حضرت داتا گنج بخش کے مطابق **حج کا اصل مقصد اپنے نفس سے ہجرت کر کے اللہ کی طرف پناہ لینا ہے۔** لبیک اللھم لبیک کے نعرے کے ساتھ انسان اپنا حج شروع کرتا ہے اور اگر مقبول حج بن جائے تو روزِ محشر بھی اے اللہ میں حاضر ہوں کے نعرے کے ساتھ سرخرو ہو جائے۔